مولانا مودودیؒ کے متعلق تحقیق کرنے والے حضرات کے لیے گراں بہا تحفہ ہے۔

صرف ایک بات عام نظر سے کھٹکی۔ مولانا کے لیے "مفتی آتش نفس" کے الفاظ ذم کا پہلو رکھتے ہیں۔ (نعیم صدیقی)

ماہنامہ "الرشید" کا نعت نمبر: مدیر عبدالرشید ارشد۔ ناشر: مکتبہ رشیدیہ، ۲۵ لوئر مال لاہور۔ صفحات، جلد اول ۷۳۵، جلد دوم ۷۲۸

اس بہت بڑے اور دل کش نمبر کی تیاری میں یوں تو مجلس ادارت کے صدر، ناظم نشرواشاعت اور مدیران انتظام کا تعاون مدیر مسئول کو حاصل تھا ہی، مگر نعت نگاروں کی فہرست کی تیاری، نعتوں کا انتخاب، پھر اس کی ترتیب، خصوصاً عربی زبان کے ذخیرۂ نعت کے انگوروں کو تو خوب نچوڑا گیا ہے، پھر ان کا موثر ترجمہ، اسی طرح فارسی نعتوں کے چمن زار پر نگاہ ڈالی کہ بہترین گل و یاسمن کے پھول سمیٹنا ایسا بھاری کام تھا جو شاید عرصہ دراز سے ساتھ ساتھ متفرق طور پر ہوتا رہا ہوگا۔

ذرا اندازہ کیجیے اس نمبر کی وسیع دامانی کا کہ ۳۴۷ حضرات کے نعتیہ مرجان و یاقوت یکجا سمیٹ لیے گئے ہیں۔ جملہ مندرجات بہ روئے فہرست (ضمیمہ بہ آخر جلد دوم) ۱۴۶۳ صفحات پر آئے ہیں۔ مرتب نے اشارہ کیا ہے کہ ۶۳ کا عدد حضورؐ کی عمر مبارک کے لیے تلمیح ہے، یا اسے تفاؤل کہہ لیجیے۔

یہ بات تو خیر واضح ہے ہی کہ نعت کا مرکزی نقطہ محبت جناب خیرالبشرؐ ہے۔ ایمان بالرسولؐ محبت رسولؐ اور اطاعت رسولؐ ہی کے پیرایہ ہائے بیان سے نعت نمودار ہوتی ہے۔ جہاں معاملہ ایمان کا آجاتا ہے، آدمی ایک دائرہ تقدس میں داخل ہو جاتا ہے۔ بنا بریں شاعری کی دوسری آزاد اصناف کے بالمقابل، یہاں کی پابندیاں اور احتیاطیں کچھ اور ہی معیار رکھتی ہیں۔ لفظوں کا انتخاب، تراکیب اور تشبیہیں، محاورات اور ضرب الامثال، خیالات، امیدوں، آرزوؤں اور جذبوں کی مروجہ اشکال سب کی چھانٹ پرکھ بڑے کڑے طریق سے ہوتی ہے۔ تعلّی کے بجائے گنہ گاری و شرمساری کے احساسات ابھر آتے ہیں اور پیغمبرؐ کی شفاعت مطلوب قرار پاتی ہے۔

نعت ہمارے اندر اچھے جذبات کو ابھارنے، خدا و رسولؐ کی طرف رجوع کرنے، اپنے گناہوں اور غلط کاریوں کے شعور کے ساتھ اصلاح کا رجحان ابھارنے کا ایک موثر ذریعہ ہے اور جو لوگ بھی یہ خدمت کر رہے ہیں وہ بڑے قابل قدر ہیں۔

"الرشید" کا نعت نمبر کہاں کہاں سے نعت گوؤں کے گلہائے عقیدت و محبت کو ڈھونڈ کر اور پھر انھیں گلدستے کی شکل میں سجا سنوار کر لایا ہے۔ اس کے لیے ساری قوم کو جناب عبد الرشید ارشد صاحب کا' اور ان کی مجلس ادارت اور مجلس مشاورت کا ممنون ہونا چاہیے۔

مشورہ یہ ہے کہ آئندہ کسی اشاعت میں شعرا کی فہرستیں دونوں حصوں کے آغاز میں (اور نام' ابجدی ترتیب سے درج ہوں) دی جائیں' نیز نعت کی اصل روح' اس کے مختلف ادوار اور فنی محاسن' خصوصاً نعت میں خیالات اور مواد اور کسی قدر ہیئت کے لحاظ سے جو تبدیلیاں آتی رہی ہیں' ان کو واضح کیا جانا چاہیے تھا۔ علی الخصوص مختلف تاریخی حادثات یا مسائل کی عکاسی نعت میں جس طرح سے کی جاتی رہی ہے' مثلاً بغداد کی تباہی سے متعلق شیخ سعدیؒ کا مرثیہ "آسماں را حق بود گر خوں بہ بارد بر زمیں" بلکہ زیادہ اہم وہ نعتیہ شعر ہے اور نظم' جس کا ایک مصرع کچھ یوں ہے: "اے کہ بہ سرا پردۂ یثرب بخواب" ' اقبال کا طرابلس کے حوادث پر کہنا کہ: "طرابلس کے شہیدوں کا ہے لہو اس میں" اور پھر اپنے قلب کے آبگینے میں اسے حضورؐ کی خدمت میں پیش کرنا۔ حالی کی "خاصۂ خاصانِ رُسل۔۔۔" میرے قلم سے عدنان مندریس (ترکی) کی پھانسی کے واقعے پر فریاد کے انداز میں لکھی ہوئی ایک نعتیہ نظم میں: "حضورؐ! آپ کے منبر سے موج خوں گزری" اور آخر میں ایک شعر: "اب ان درندوں سے ممکن نجات ہے کہ نہیں؟ حضورؐ کوئی امید حیات ہے کہ نہیں؟" یا جہاد ستمبر ۱۹۶۵ء کے سلسلے میں نعت کا ایک شعر: "ہم گنہ گار شیدائیوں کی طرف ایک نظر سرورِ دوجہاںؐ دیکھیے: مشکلیں دیکھیے' آفتیں دیکھیے' ابتلا دیکھیے' امتحاں دیکھیے۔" (اپنے اشعار شامل کرنے پر معذرت)۔

ایسی چیزیں اس مجموعہ نعت (خاص نمبر) میں موجود ہیں' مگر کسی مضمون یا مقالے کے ذریعے ایسے اور بعض دوسرے قابل بحث پہلوؤں کو نمایاں نہیں کیا گیا۔ میں تو ایسے قیمتی سرمایۂ نعت کو دیکھ کر دل میں سوچتا ہوں: "کہ ماشایانِ شان تو نہ بودیم۔" ہمارے غیر مسلم بھائیوں اور مسلم خواتین کی نعتیں بھی پیش کی گئی ہیں۔

خدا تعالٰی اس نتیجۂ محنت و صرفِ زر کو قبول فرما کر لائبریریوں' اساتذہ' اہل سیاست اور نوجوان طلبہ و طالبات' نیز مصنفین و شعرا کے حلقوں میں مقبول بنائے۔ (نعیم صدیقی)

نقوشِ حقانی: از حافظ محمد ابراہیم فانی۔ ناشر: دارالعلوم حقانیہ' اکوڑہ خٹک' نوشہرہ۔ صفحات ۱۸۴ قیمت درج نہیں۔